خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ | 13-مارچ 1996ء

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 449

رجسٹرڈ نمبر ایل 5254

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 60 | بدھ 22 شوال 1416ھ 13 امان 1375ہش 13 مارچ 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## انسان ایک قدم بھی اللہ تعالیٰ کے فضل اور تائید کے بغیر نہیں چل سکتا

خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید کے بغیر انسان کچھ بھی نہیں کر سکتا جب اللہ تعالیٰ کی طرف انسان کھینچا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ میں فنا ہو جاتا ہے تو اس سے وہ کام صادر ہوتے ہیں جو خدائی کام کہلاتے ہیں۔ اور اس پر اعلیٰ سے اعلیٰ انوار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ انسانی کمزوری کا کچھ بھی ٹھکانہ نہیں ہے وہ ایک قدم بھی خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید کے بغیر نہیں چل سکتا۔ میں تو یہاں تک یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے مدد نہ ملے تو وہ رفع حاجت کے بعد ازار بند تک بھی باندھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ طبیبوں نے ایک مرض لکھی ہے جس کی کیفیت یہ ہے کہ انسان جب چھینک لے تو اس کے ساتھ ہی ہلاک ہو جاتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

# ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی تقسیم تین طرح پر کی ہے (-) یعنی تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں جو ظالم لنفسہ کہلاتے ہیں ان کی حالت ایسی ہوتی ہے کہ خواہش نفس ان پر غالب ہوتی ہے اور وہ گویا پنجہ نفس میں گرفتار ہوتے ہیں۔ دوم وہ لوگ ہیں جو مقتصد یعنی میانہ رو کہلاتے ہیں۔ یعنی کبھی نفس ان پر غالب ہو جاتا ہے اور کبھی وہ نفس پر غالب ہو جاتے ہیں اور پہلی حالت سے نکل چکے ہوتے ہیں، لیکن تیسرا گروہ ان لوگوں کا ہوتا ہے جو پنجہ نفس سے کلی رہائی پا لیتے ہیں اور سابق بالخیرات کہلاتے ہیں یعنی نیکی کرنے میں سب سے سبقت لے جاتے ہیں۔ اور وہ محض خدا ہی کے لئے ہو جاتے ہیں۔ ان میں علمی اور عملی قوت آجاتی ہے۔ ایسے لوگ خدمت دین کے لئے مفید اور کار آمد ہوتے ہیں۔ اس قانون کو مدنظر رکھ کر اللہ تعالیٰ نے بعض کا حکم دیا۔ کیونکہ کل کے کل تو اس مقصد کے لئے تیار نہیں ہو سکتے تھے۔ اور یہی اللہ تعالیٰ کا قانون قدرت ہے کہ بعض لوگ ایسے ہونے چاہئیں جو تجارت، زراعت یا ملازمت کریں اور ایسے بھی ہونے چاہئیں جو (دعوت الی اللہ) کرنے والے ہوں تاکہ قوم آئندہ ٹھوکروں سے بچ جاوے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 599)

## صاحب ایمان کا ہر قدم پہلے سے آگے بڑھتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

جو لوگ ایمان کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے اعمال صالحہ بجالائیں گے یعنی ایک تو وہ جن کے اعمال میں کوئی فساد نہ ہوگا۔ اور دوسرے حالات کے تقاضوں کو وہ پورا کرنے والے ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کی اس کوشش کو رد نہیں کرے گا۔ (-) اس میں ہمیں ایک تو یہ بتایا گیا ہے کہ انسان کا اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہوئے اور اس کی رضا کے حصول کے لئے اعمال صالحہ بجالانے سے اللہ تعالیٰ کے پچھلے انعامات کا بھی پوری طرح شکریہ ادا نہیں ہو سکتا۔ (-) دوسرے (-) ہمیں بتاتا ہے کہ گو حق تو انسان کا نہیں بنتا لیکن اللہ تعالیٰ نے ہم سے یہ وعدہ کیا ہے کہ اگر تم ایمان کے تقاضوں کو پورا کرو گے اور وقت کے تقاضوں کو پورا کرو گے اور فساد سے بچو گے اور ہر جہت سے تمہارے اعمال اعمال صالحہ ہوں گے تو پھر تمہاری کوشش اور تمہاری جدوجہد رد نہیں کی جائے گی۔ بلکہ اس پر تمہیں مزید انعامات ملیں گے۔

(صاحب ایمان) کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا جو سلوک ہے۔ اس کے نتیجہ میں اس کا ہر قدم پہلے سے آگے پڑتا ہے۔ وہ ترقی کی اور رفعتوں کے حصول میں ہر دم آگے سے آگے اور بلند سے بلند تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی قربانیاں ہر آن پہلی قربانیوں سے آگے بڑھ رہی ہوتی ہیں۔ اس کی فدائیت اور اس کا ایثار اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی جستجو میں اس کی کوشش اور مجاہدہ پہلے سے بڑا ہوتا ہے۔ (صاحب ایمان) ایک جگہ ٹکتا نہیں۔ اس سے اس کے دل اس کے دماغ اس کے سینہ اس کی روح کو تسلی نہیں ہوتی۔

(از خطبہ 15-اگست 1969ء)

## سعادت اسی میں ہے کہ خدا کی ہستی پر ایمان لایا جائے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

## ولادت

○ محترم سعید احمد صاحب بھٹی ابن مکرم خوشی محمد بھٹی صاحب R-5/1 ڈیفنس سوسائٹی کراچی کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے فضل سے 11-فروری 1996ء کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے نومولود کا نام "ولید احمد سعید" تجویز فرمایا۔ عزیز چوہدری بشیر احمد صاحب منیر آف کراچی کا نواسہ ہے۔ اور بفضل اللہ وقف نو میں شامل ہے۔ احباب سے عزیز موصوف کی درازی عمر اور نیک و خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ڈاکٹر مبین الحق خاں صاحب ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم مکرم سلیم الحق خان صاحب ناظم تجنید مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کو مورخہ 28- ستمبر 1995ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضرت صاحب نے بچی کا نام از راہ شفقت حانیہ سلیم عطا فرمایا ہے۔ عزیزہ حانیہ سلیم مکرم شمس الحق خان صاحب آف کوئٹہ حال لاہور کی پوتی اور مکرم ملک حمید احمد صاحب آف ملتان کی نواسی ہے

اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک و خادمہ دین بنائے۔

## کامیابی

○ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب ربوہ تحریر کرتے ہیں:۔

خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کی بیٹی عزیزہ عابدہ منصورہ اہلیہ عبدالسمیع وڑائچ کو ایم فل ریاضی کے تحریری آخری سمسٹر میں اول آنے کی توفیق عطا فرمائی ہے اور عزیزہ نے 97.5% نمبر (G.P.S) حاصل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے اب ریسرچ کا کام شروع کر رہی ہے دعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے۔

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

13- امان 1375 ہش    13 - مارچ 1996ء

# کھونا ---- پانا

یہ ایک ایسا اصول ہے جس سے انحراف ممکن نہیں کہ کچھ پانے کے لئے انسان کو کچھ کھونا پڑتا ہے۔ اگر بظاہر یہ بات نظر نہ بھی آئے کہ وہ کچھ کھو رہا ہے تو کم از کم یہ بات تو ضرور ہے کہ اس نے جو تگ و دو کی ہے وہ کسی حد تک جسمانی طاقت کے کھونے پر منتج ہوئی ہے۔ گویا کہ اس نے محنت کی تو پایا۔ یہ محنت ہی ایک رنگ میں کچھ کھونے کے مترادف ہے۔ لیکن اگر اس تناظر کو زیادہ وسیع کر دیا جائے تو یہ بات زیادہ آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے کہ کچھ کھو کر ہی کچھ پایا جا سکتا ہے۔ اگر ہم ایسا نہ کریں یعنی کچھ کھونے کے لئے تیار نہ ہوں تو پانے کی بھی امید نہیں رکھنی چاہئے۔ اور یہ اصول صرف دنیاوی امور ہی میں لاگو نہیں ہوتا۔ دینی امور میں بھی یہی اصول کارفرما نظر آتا ہے۔ خدا کو پانے کے لئے کچھ کھونا پڑتا ہے۔ اپنی آسائش کی زندگی کے طور طریق بدل کر ہی انسان مجاہدہ کر سکتا ہے۔ اس دنیا کی خواہشات کو چھوڑ کر ہی اگلی دنیا کی نعماء پانے کی امید کی جا سکتی ہے۔ پس اگر کوئی یہ سمجھے کہ وہ بغیر کچھ کھوئے' پالے۔ تو یہ فطری اصول کے خلاف ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ارشاد فرمایا ہے کہ۔

اللہ تعالیٰ کریم ہے جو شخص اس کی راہ میں کچھ کھوتا ہے۔ وہی کچھ پاتا ہے۔ اور اس کو وسعت دیتے ہوئے حضرت صاحب نے یہ بھی فرمایا ہے۔

خدا تعالیٰ کبھی اس شخص کو جو محض اسی کا ہو جاتا ہے ضائع نہیں کرتا بلکہ وہ خود اس کا متکفل ہو جاتا ہے۔ یہ بات کہ انسان محض خدا تعالیٰ ہی کا ہو جائے اس بات کی طرف توجہ دلاتی ہے کہ اسے دنیوی خواہشات چھوڑ کر خدا تعالیٰ ہی کی رضا کے مطابق زندگی بسر کرنا ہے۔ بہت کچھ جو دنیا سے وہ لے سکتا تھا۔ اسے چھوڑ دینا ہے اور جب وہ اسے چھوڑتا ہے تو خدا خود اس کا متکفل ہو جاتا ہے۔ اس کی ضروریات کو پوری کرتا ہے اور اس کی اس طرح دیکھ بھال کرتا ہے کہ دنیاوی امور میں منہمک رہتے ہوئے اس کی کوئی دیکھ بھال نہیں کر سکتا۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ میں سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہی کو پیار کرتا ہے اور انہی کی اولاد بابرکت ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کے حکموں کی تعمیل کرتے ہیں۔ اور یہ کبھی نہیں ہوا اور نہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ کا سچا فرمانبردار ہو۔ وہ یا اس کی اولاد تباہ و برباد ہو جاوے۔ سچا فرمانبردار ہونے کے لئے بھی اسے اپنی خواہشات کو قربان کرنا پڑتا ہے اور دنیاداری کے جھمیلوں سے بہت حد تک الگ ہونے کی ضرورت ہوتی ہے۔ دنیا کچھ کہتی ہے خدا کا حکم کچھ اور ہوتا ہے۔ جب تک دنیا کی بات کو چھوڑ نہ دے خدا کے حکم پر عمل کیسے کر سکتا ہے۔

پس یہ اصول ہمیشہ یاد رکھنے والا ہے کہ بغیر کچھ کھونے کے کچھ پایا نہیں جا سکتا۔ خدا تعالیٰ کو حاصل کرنے کے لئے بھی بہت کچھ کھونا پڑتا ہے۔ لیکن دراصل وہ کھونا ہی پانے کے مترادف ہے جوں جوں انسان اس دنیا سے پرے ہٹتا ہے اس دنیا کی خواہشات سے قطع تعلق کرتا ہے۔ توں توں وہ خدا کے قریب ہوتا جاتا ہے۔ ایک طرف سے دور ہٹتا ہے دوسری طرف سے قریب ہوتا ہے یعنی ایک چیز کھوتا ہے اور دوسری پا لیتا ہے۔

پس ہمیں ہمیشہ اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ دنیا کے جھمیلوں سے ہٹتے ہوئے خدا کے قریب ہوتے چلے جائیں۔ ہر چیز جو اس طرح ہم ترک کریں اس کے بدلے میں ہمیں خدا کی محبت اور خدا کا قرب ملتا جائے۔ حضرت صاحب نے یہ بھی فرمایا ہے کہ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ ہر امر کی طناب اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے اس کے بغیر کوئی مقدمہ فتح نہیں ہو سکتا کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور کسی قسم کی آسائش اور راحت میسر نہیں آسکتی۔ گویا کہ خدا کے قریب ہونے کا یہ مطلب ہے کہ جن چیزوں کو ہم چھوڑتے ہیں ان سے کہیں زیادہ بہتر ہمارے ہاتھ لگتی ہیں۔ اور یہ صرف اس طرح ممکن ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے ہوتے چلے جائیں۔ اس راہ میں اپنا قدم آگے سے آگے بڑھاتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے۔

شاہراہوں پہ لوگ لٹتے ہیں
اور گھروں میں گنوا رہے ہیں جاں
جب محافظ ہی چور بن جائیں
کس کو کس سے ملے گی حفظ و اماں

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## کیفیّات

چلے آتے ہیں شیریں خواب میں جلوہ دکھانے کو
مِرے سوئے ہوئے جذبات کی دنیا جگانے کو

تری آنکھوں سے پینا چاہتا ہوں اے مرے ساقی
تِرا ایماء بھی ہو جائے ذرا پینے پلانے کو

یہ دل تیرِ نظر کے ہے نشانے کے لئے پیارے
یہ آنکھیں میں نے رکھی ہیں تِری رہ میں بچھانے کو

یہ لٹنے کا نہیں سرمایۂ الفت جو دل میں ہے
سجا رکھے ہیں آنکھوں میں گہر لیکن لٹانے کو

جو دِل حسنِ ازل کی تابشوں کا آج مرکز ہے
ارے ناداں کمر بستہ ہے تو وہ دل دکھانے کو

نہ جو بارِ امانت اُٹھ سکا ارض و سماء سے بھی
مِلا وہ بوجھ تجھ کو حضرتِ انساں اٹھانے کو

عبدالقادر از لائلپور

الفضل یکم فروری 1953ء

## کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت حضرت صاحب کے منصوبہ "کفالت یکصد یتامیٰ کے بارے میں ضروری اعلانات

(1) **امانت یکصد یتامیٰ** جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپیہ سے ایک ہزار روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

(2) **مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں** حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشاندہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت، ربوہ)

خلافت لائبریری ربوہ



Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

# لجنہ کالم

خطبہ فرمودہ 2نومبر1951ء میں فرمایا:-

آج جماعت کو میں اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ تربیت کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ پچھلے ایام میں مجھے ایسی معلومات ملی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری جماعت کے بچوں کی تربیت میں بعض نقائص ہیں۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ عورتوں کی تربیت اچھی نہیں۔ زمانہ جوں جوں بدلتا جاتا ہے طریق کار بھی ساتھ بدلنا پڑتا ہے۔ ابتدائے احمدیت میں شائد ایک بھی جدید قسم کی تعلیم یافتہ عورت احمدیت میں شامل نہیں ہوئی تھی۔ اور اس وجہ سے سب عورتوں کی ذہنیت بچوں والی ذہنیت تھی۔ یا پھر ان کی ذہنیت بڑھیا عورتوں کی تھی کہ مسئلہ بتایا اور اتنے الفاظ سننے سے کہ کلام الٰہی میں یوں لکھا ہے (-) انہیں تسلی ہو جاتی تھی۔ اور مزید دلیل کی ضرورت نہیں سمجھتی تھیں۔ اور کوئی ایسی روک نہیں تھی جو انہیں عمل سے ہٹا سکتی ہو لیکن اب عورتوں میں تعلیم عام ہو گئی ہے اور مستورات کے ذہنوں میں روشنی پیدا ہو گئی ہے۔ اب وہ زمانہ گزر چکا ہے کہ تم ایک عورت سے کہتے ہو کہ کلام الٰہی میں یوں لکھا ہے تو وہ کہتی (پاک ہے اللہ کی ذات) کلام الٰہی میں یوں لکھا ہے۔ تم اسے کہتے کہ (-) میں یوں لکھا ہے۔ تو وہ کہتی (پاک ہے اللہ کی ذات) یوں لکھا ہے۔ اور پھر مزید دلیل کی ضرورت نہ ہوتی۔ اب تعلیم نے انسان میں روشنی پیدا کر دی ہے اور جستجو اور تلاش انسانی فکر میں پیدا ہو گئی ہے۔ عورتیں تعلیم یافتہ ہیں۔ اگر تم ان سے کہو کہ کلام الٰہی میں یوں لکھا ہے تو وہ یہ نہیں کہتیں (پاک ہے اللہ کی ذات) کیا کلام الٰہی میں یوں لکھا ہے؟ بلکہ وہ کہتی ہیں کلام الٰہی میں اس طرح کیوں لکھا ہے؟ ہمیں سمجھاؤ کہ یوں کیوں نہیں لکھا۔ ہمارے نزدیک اگر یوں ہوتا تو بات معقول ہوتی۔ اب اگر تم اپنی عورتوں یا ان کے گرد و پیش کی عورتوں اور ان سے متاثر ہونے والی عورتوں سے کہتے ہو کہ (-) میں یوں لکھا ہے تو وہ یہ نہیں کہتیں کہ (پاک ہے اللہ کی ذات) نے یوں فرمایا ہے بلکہ وہ پوچھتی ہیں کہ ایسا کیوں فرمایا ہے۔ اس میں کیا حکمت ہے۔ اس میں کیا فائدہ ہے؟

پس جب تک کلام الٰہی کی حکمتیں بیان نہ کی جائیں۔ جب تک وہ اصول بیان نہ کئے جائیں جن سے معلوم ہو کہ کوئی بات کیوں بیان کی گئی ہے اس وقت تک نہ تو ان کی تسلی ہوتی ہے اور نہ ان سے متاثر ہونے والی عورتوں کی تسلی ہوتی ہے۔ پھر زندگی کے اعمال میں بڑا بھاری تغیر پیدا ہو گیا ہے۔ ماحول میں تغیر پیدا ہو گیا ہے۔ جب احمدیت جاری ہوئی تھی اس وقت نہ تو سینما تھے' نہ فونوگراف تھا' تھیٹر تھے لیکن بڑے بڑے شہروں میں اور وہ بھی شاذو نادر طور پر پائے جاتے تھے۔ اور عورتیں تو اس وقت بھی تھیٹر میں نہیں پائی جاتی تھیں۔ اس وقت اس بات کا مطالبہ کرنا کہ تم وقت کی قربانی کرو آسان تھا۔ لیکن اب اوقات تقسیم ہو گئے ہیں۔ اب وہ وقت نہیں رہا۔ جب سو فی صدی وقت خدا تعالیٰ کا ہو اب وہ زمانہ ہے جب خدا تعالیٰ کا وقت صرف چالیس فی صدی رہ گیا ہے۔ اب جب احکام دینی کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے اور ذمہ داریاں بتائی جاتی ہیں تو یہ سوال ہوتا ہے کہ ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔ ہمیں اور کام بھی کرنا ہے۔ یہ فیشن جو آجکل پایا جاتا ہے وہ پہلے کہاں تھا۔ اس وقت تو وہی پرانے ڈوپٹے اوڑھے جاتے تھے اور وہی سادہ لباس تھے۔ جو دیہات اور شہروں کی عورتیں سینا جانتی تھیں۔ مگر آج کل صبح اور لباس ہوتا ہے اور شام کو اور لباس ہوتا ہے۔ اگر شام کے وقت ایک لباس پہنا جاتا ہے تو صبح کو اور لباس پہنا جاتا ہے۔ یہ چیز روپیہ اور وقت چاہتی ہے۔ پھر ہنر بھی الگ ہے۔ جو ہر ایک نہیں جانتا اور عورتیں درزیوں کے پاس جاتی ہیں اس پر بھی روپیہ صرف ہوتا ہے۔

پس اگر تم مال اور وقت کی قربانی کا مطالبہ کرتے ہو تو آج کی عورت یہ نہیں کہتی کہ (پاک ہے اللہ کی ذات) میں قربانی کے لئے تیار ہوں۔ (سوائے اس کے جیسے اللہ چاہے) بعض عورتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جو مال اور وقت کی قربانی کے لئے ہر حالت میں تیار رہتی ہیں۔ لیکن ان کی تعداد زیادہ نہیں۔ آج کی عورت سے اگر وقت اور مال کی قربانی کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو وہ یہ کہتی ہیں کہ ہمیں اس کی ضرورت نہیں۔ وہ منہ سے تو نہیں کہتی لیکن عمل سے یہ کہتی ہے کہ ہمیں اس کی ضرورت نہیں۔ وہ منہ سے تو نہیں کہتی لیکن عمل سے یہ کہتی ہے کہ ہمیں ٹھپہ کی ضرورت ہے۔ وہ کہنے کو تو یہ کہتی ہے کہ ہم نے بھی اپنا ننگ ڈھانکنا ہے لیکن دراصل اس کا مقصد فیشن پورا کرنا ہوتا ہے۔ پس وہ وقت جو پہلے سو فی صدی خدا تعالیٰ کا تھا اب بٹانا پڑتا ہے اور وہ بانٹ بھی انصاف پر مبنی نہیں۔ شیطان ساٹھ ستر فی صدی لے جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کے لئے صرف تیس چالیس فی صدی رہ جاتی ہے۔

یہ مشکل اس وقت تک حل نہیں ہو سکتی جب تک عورتوں کی صحیح طور پر تربیت نہ ہو۔ جب تک انہیں یہ نہ بتایا جائے کہ تمہاری صرف یہی زندگی نہیں بلکہ اگلی زندگی بھی ہے۔ اگر تم ملک کی آزادی یا بیداری سے کچھ فائدہ اٹھالیتی ہو تو یہ ذلیل فائدہ ہے۔ ایران مصر اور پاکستان کے آزاد ہونے کی وجہ سے دنیا میں مسلمانوں کی کوئی حیثیت قائم نہیں ہوتی۔ یورپ کی اگر کوئی حکومت چاہے تو ان سب کو تباہ کر سکتی ہے۔ مثلاً روس اگر ان کے تباہ کرنے کے لئے فیصلہ کرے تو ان میں سے کوئی ملک اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ کیا ایران میں اتنی طاقت ہے کہ وہ روس کے مقابلہ میں کھڑا ہو سکے۔ کیا لبنان اور شام میں اتنی طاقت ہے کہ وہ روس کو شکست دے دے یا پاکستان یا انڈونیشیا میں اتنی طاقت ہے کہ وہ روس کو شکست دے دے۔ آجکل کی جنگ جیتنے کے لئے جن سامانوں' اتحاد اور یک جہتی کی ضرورت ہوتی ہے وہ ابھی مفقود ہے۔ ان میں ابھی سرف بیداری پیدا ہوئی ہے۔ ابھی شیر انگڑائیاں لے رہا ہے اور جب تک وہ اٹھتا نہیں اسے کتے بھی مار سکتے ہیں۔ جب تک شیر اٹھتا نہیں۔ جب تک اس کے جوڑ سستی کو دور نہیں کر سکتے ایک بھیڑیا بھی اسے مار سکتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمانوں کی تعداد کافی ہے لیکن وہ کسی تنظیم کے ماتحت نہیں۔ اب بھی نصف سے زیادہ مسلمان غیر کے ماتحت ہیں اور باقی متعدد چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں منقسم ہیں۔ یونائٹڈ سٹیٹس آف امریکہ ایک بڑی جمہوریت ہے لیکن اگر اسے چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں بدل دیا جائے تو کیا تم سمجھتے ہو کہ ان میں کوئی طاقت باقی رہے گی؟ اسی طرح اگرچہ مسلمان تعداد میں زیادہ ہیں لیکن متعدد چھوٹی چھوٹی ریاستوں ایران' سعودی' شام' لبنان' عراق' مصر' پاکستان اور انڈونیشیا وغیرہ میں بٹ جانے کی وجہ سے ان کی کوئی طاقت نہیں رہی۔ یونائٹیڈ سٹیٹس آف امریکہ کی ساری طاقت اتفاق اور اتحاد میں ہے۔ اور جب تک مسلمانوں پر وہ دن نہیں آتا کہ یہ آپس میں متفق و متحد ہو جائیں محض تعداد کے لحاظ سے کہہ دینا کہ عراق شام لبنان مصر پاکستان اور انڈونیشیا کے مسلمانوں کی گنتی کر لو۔ ان کی تعداد یونائٹیڈ سٹیٹس آف امریکہ کی آبادی سے زیادہ ہے کوئی فائدہ نہیں۔ یونائٹیڈ سٹیٹس آف امریکہ آپس میں ملی ہوئی ہیں۔ لیکن مسلمان متحد نہیں ہیں بلکہ یہ متعدد چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں منقسم اور ایک بڑی تعداد مسلمانوں کی غیر حکومت کے ماتحت ہے۔ پھر انہوں نے ایک لمبے عرصے تک طاقت کو جمع نہیں کیا۔ ایک چپڑاسی ہوتا ہے وہ جوانی سے پیسے جمع کرنا شروع کرتا ہے اس کی تنخواہ پندرہ روپے ہوتی ہے وہ دس روپے میں گزارہ کر لیتا ہے اور پانچ روپے ماہوار جمع کر لیتا ہے۔ اس طرح ایک سال کے بعد اس کے پاس ساٹھ روپے جمع ہو جاتے ہیں۔ اس رقم کو وہ نفع پر لگا لیتا ہے۔ اور سال کے بعد اسے پانچ روپے بطور نفع مل جاتے ہیں پھر اگلے سال ساٹھ روپے اور جمع کرتا ہے اور دو سال کے بعد اس کے پاس 125 روپے ہو جاتے ہیں۔ وہ پھر اس رقم کو منافع پر لگا دیتا ہے۔ اس طرح تیس چالیس سال کے بعد جب وہ ریٹائر ہوتا ہے تو بسا اوقات اس کے پاس تین چار ہزار روپیہ ہوتا ہے۔ لیکن ایک آئی۔ سی۔ ایس جب ملازمت اختیار کرتا ہے تو اگرچہ اس کی تنخواہ تین چار سو روپیہ ماہوار ہوتی ہے لیکن اس کے پاس روپیہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ نیا ملازم ہوتا ہے اسی طرح مسلمان باوجود تعداد میں زیادہ ہونے کے کمزور ہیں۔ وہ نئے نئے آزاد ہوئے ہیں ابھی تک ان پر وہ وقت نہیں آیا کہ انہوں نے اپنے مکان کے لئے فرنیچر وغیرہ جمع کیا ہو یا ان کے پاس روپیہ جمع ہو جو انہیں فائدہ دے۔ یورپ کی ایک چھوٹی سے چھوٹی حکومت کے پاس جو روپیہ ہے وہ بڑی سے بڑی مسلمان حکومت سے زیادہ ہے کیونکہ وہ دو تین سو سال سے آزاد تھی اور مال جمع کر رہی تھی۔ مثلاً بلجیئم ہے اور اس کی آبادی صرف تیس چالیس لاکھ ہے۔ لیکن اس کی مالی حالت پاکستان کی مالی حالت سے بہت زیادہ اچھی ہے۔ ہالینڈ ہے اس کی آبادی قریباً پنجاب کے دو ضلعوں لاہور اور ملتان کے برابر ہے لیکن اس کی آمد پاکستان کی آمد سے بہت زیادہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ دو تین سو سال سے روپے جمع کر رہے ہیں اور پھر وہ اسے نفع پر لگاتے ہیں۔ کجا دو تین سو سال کا اندوختہ اور کجا ایک نئی قائم شدہ حکومت جو ابھی اپنے مکان کی صفائی اور درستی میں لگی ہوئی ہے جب ہماری مالی حالت اتنی کمزور ہے۔ اور جب مصر' شام' لبنان' عراق ایران انڈونیشیا اور پاکستان سب طاقتیں مل بھی جائیں تو بیس سال کے بعد بھی ان میں اتنی طاقت پیدا نہیں ہو سکتی کہ وہ کسی بڑی یورپین حکومت کا مقابلہ کر سکیں تو پھر سوال ہی کیا ہے کہ ہمیں فخر اور تسلی ہو۔ ابھی تو بہت بڑا کام ہے اور یہ قربانی سے ہی ہو سکتا ہے۔

جماعت احمدیہ کا مقصد دنیا کو دین حق کے لئے (حاصل) کرنا ہے۔ لیکن دوسروں کا مقصد کسی ایک ملک کو فتح کرنا ہے۔ ہمارا مقصد ان سے بہت بلند ہے۔ ہم نے انگلستان جرمنی امریکہ سپین روس جاپان اور چین وغیرہ سب کو (دین حق) کی طرف لانا ہے۔

---

## ایک اچھی بات

یادرکھو تقویٰ اور نیکی کے حصول کے لئے تدابیر میں لگے رہنا بھی ایک مخفی عبادت ہے۔ اس کو حقیر مت سمجھو۔ جب انسان اس کوشش میں لگا رہتا ہے تو سنت اللہ یہی ہے کہ اس کے لئے کوئی راہ کھول دی جاتی ہے جو بدیوں سے بچنے کی راہ ہے۔

---

یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے ظاہر کچھ چیز نہیں۔ خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر فرض (-) سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اس کو مت کھاؤ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو۔ دعا کرو تا تمہیں طاقت ملے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالحمید چودھری

# ڈاکٹر عبدالسلام کی 70ویں سالگرہ

پاکستان کے مختلف شہروں میں 29- جنوری 1996ء کو عالمی شہرت یافتہ اور اس صدی کے عظیم سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام نوبل انعام یافتہ' ستارہ پاکستان' امتیاز نشان کی 70ویں سالگرہ کی تقاریب منعقد کی گئیں۔

اسلام آباد میں 29- جنوری کی سہ پہر کو اسلام آباد ہوٹل میں وزیراعظم کی خصوصی معاون برائے سماجی بہبود بیگم شہناز وزیر علی کی صدارت میں تقریب منعقد کی گئی۔ سینٹ کے چیئرمین وسیم سجاد جو اس تقریب کے مہمان خصوصی تھے نے اپنے خطاب میں کہا کہ پاکستان کے شہری ڈاکٹر عبدالسلام کا یہ بہت بڑا اعزاز ہے کہ انہیں نوبل انعام سے نوازا گیا۔ سائنس کے لئے ڈاکٹر عبدالسلام کی خدمات کو دنیا مانتی ہے اور یہ ان کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر عبدالسلام غریب طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ بڑا سائنس دان بننے کے لئے امیر گھرانے کا فرد ہونا ضروری نہیں کیونکہ ڈاکٹر عبدالسلام جیسی شخصیات نے ثابت کر دیا ہے کہ معمولی گھرانے کا فرد بھی غیر معمولی کارنامے سرانجام دے سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اٹلی میں سائنس کے تحقیقاتی ادارہ برائے فزکس کا قیام اور فزکس کی تھیوری میں ڈاکٹر صاحب کی خدمات تاریخ میں سنہری حروف میں لکھی جائیں گی۔ انہوں نے اس موقع پر لندن میں زیر علاج ڈاکٹر عبدالسلام کی صحت یابی کے لئے دعا کی اور کہا کہ حکومت پاکستان کی طرف سے ان کی ہر ممکن امداد کی جائے۔

وزیراعظم کی خصوصی معاون برائے سماجی بہبود بیگم شہناز وزیر علی نے کہا کہ یہ امر باعث حیرت ہے کہ ہمارے ملک میں سائنسدانوں کی ایک ایسی لابی نہیں بنتی جو حکومت پر دباؤ ڈال کر سائنس اور ٹیکنالوجی کے لئے کام کرے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں سائنس میں پی- ایچ- ڈی کرنے والے اور پڑھے لکھے افراد کو قدر کی نگاہ سے دیکھنا چاہئے کیونکہ ایسے افراد یقیناً قوم کا سرمایہ ہیں انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر عبدالسلام تیسری دنیا کی سائنس کی اکیڈمی کے بانی ہیں اور اس کے تاحیات صدر ہیں۔ انہوں نے اس موقعہ پر تجویز پیش کی کہ قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں سائنس کے بلاک کو ڈاکٹر عبدالسلام کے نام سے منسوب کیا جائے۔

پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے سابق چیئرمین منیر احمد خان نے کہا کہ فزکس کی تھیوری میں ڈاکٹر عبدالسلام کی ریسرچ ایک تاریخی کارنامہ ہے۔ قائداعظم یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ارسلان' شعبہ فزکس کے ڈاکٹر پرویز ہود بھائی اور ڈاکٹر نور محمد نے بھی تقریب کو خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر عبدالسلام کو سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے میدان میں ان کی خدمات کے لئے خراج تحسین پیش کیا۔

تقریب کے اختتام پر سینٹ کے چیئرمین وسیم سجاد نے ڈاکٹر عبدالسلام کی 70 ویں سالگرہ کا کیک کاٹا اور بیگم شہناز وزیر علی نے وزیراعظم بے نظیر بھٹو کا پیغام پڑھ کر سنایا جس میں وزیراعظم نے کہا کہ میں نے لندن میں پاکستانی ہائی کمیشن کو کہا ہے وہ ڈاکٹر عبدالسلام کو ہر ممکن سہولت فراہم کرے۔ وزیراعظم نے اپنے پیغام میں ڈاکٹر عبدالسلام کی صحت یابی کے لئے بھی دعا کی اور کہا کہ ان کا نوبل انعام حاصل کرنا پاکستان کے لئے بہت بڑا اعزاز ہے۔

لاہور میں پاکستان فورم نے ڈاکٹر عبدالسلام کی 70ویں سالگرہ منانے کے لئے ان کی پرانی درس گاہ گورنمنٹ کالج میں ایک تقریب منانے کا اہتمام کیا۔ پروفیسر ایم- رشید سابق پرنسپل گورنمنٹ کالج و سیکرٹری تعلیم پنجاب اس تقریب کے مہمان خصوصی تھے۔

پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ فزکس کے ڈاکٹر انیس عالم جنہیں ڈاکٹر عبدالسلام کی شاگردی کا اعزاز حاصل ہے نے اپنے خطاب میں کہا کہ ڈاکٹر عبدالسلام کی غیر معمولی اور حیرت انگیز ترقی تیسری دنیا کے ممالک کے نوجوانوں کے لئے ایک قابل تقلید نمونہ ہے۔ ڈاکٹر خالد آفتاب پرنسپل گورنمنٹ کالج نے اپنے خطاب میں پاکستان فورم کو گورنمنٹ کالج لاہور میں ڈاکٹر عبدالسلام کی سالگرہ کی تقریب منعقد کرانے پر مبارک باد پیش کی۔ انہوں نے اپنے کالج کے سابقہ قابل فخر طالب علم کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ ایسی تقاریب باقاعدگی سے منعقد کرنی چاہئیں تاکہ گورنمنٹ کالج کی سابقہ روایات کو زندہ رکھا جا سکے۔

ڈاکٹر عبدالسلام کے چھوٹے بھائی چوہدری عبدالحمید نے ڈاکٹر عبدالسلام کی ابتدائی تعلیم کے بارے میں اپنے والد صاحب کی ڈائری سے چند اوراق پڑھ کر سنائے جس میں انہوں نے (والد صاحب ڈاکٹر عبدالسلام) تحریر فرمایا تھا کہ "عزیز کی والدہ نے خدا تعالیٰ کا نام لے کر الف بے شروع کرائی۔ اللہ کریم کا فضل تھا عزیز شوق سے پڑھتا تھا اور وہ بھی باقاعدگی کے ساتھ اسے پڑھاتی تھیں۔ بچپن میں میں نے آسان کہانیوں کی اردو کتابیں اس کے سامنے رکھیں۔ اردو رسالے میرے پاس آتے تھے جو عزیز کو پڑھنے کے لئے دیئے جاتے۔ روزانہ دلچسپ کہانیاں عزیز کو سنائی جاتیں عزیز جب روزانہ نئی سے نئی کہانیاں سنتا تو آخر کہنے پر مجبور ہوتا کہ یہ کہانی مجھے آتی ہے۔ اس پر اور نئی کہانیاں تلاش کی جاتیں اور عزیز کے علم کو بڑھایا جاتا۔ پھر اس سے سنی جاتیں غرضیکہ اس طرح اس کا دماغ وسیع ہوتا گیا اور شوق بڑھ گیا۔ میں نے شروع ہی سے اس بات کی خاص کوشش کی کہ عزیز کو جبکہ وہ بچہ تھا آسان مفید اخلاقی کہانیاں سنائی جائیں اور پھر اس سے ان کو سنا بھی جائے یہ میں اس لئے کرتا تھا تاکہ اس کی

Power of retention and power of expression

develop ہو

اس سے عزیز کو بڑا فائدہ ہوا۔ ساڑھے چھ سال کی عمر میں اسے حافظ محمد امین صاحب ہیڈ ماسٹر ایم- بی مڈل سکول جھنگ شہر کے پاس لے گیا اور انہوں نے بغیر امتحان لینے کے عزیز کو چوتھی جماعت میں بٹھا دیا۔ مدرسہ جاتے جاتے راستہ میں ایک ہندو مہاجن مدرسہ کے طلباء کے ساتھ پہاڑے سننے اور دہرانے کھڑا ہو جاتا خداوند کریم نے دماغ رسا بخشا تھا چند دن کے اندر بلا کسی مشقت کے چالیس تک پہاڑے یاد کر لئے جس سے قدرت نے دماغ میں حصول علم حساب کی بنیاد مضبوط کر دی...."

ڈاکٹر عبدالسلام کے بھتیجے چودھری منیر مسعود جوائنٹ رجسٹرار کواپریٹو سوسائٹز پنجاب نے اپنے چچا کی وطن دوستی کے چند واقعات سنائے۔ بعد ازاں اقبال اکیڈمی کے ڈائریکٹر ڈاکٹر وحید قریشی جو چار سال ڈاکٹر عبدالسلام کے کلاس و ہوسٹل فیلو رہے نے ڈاکٹر عبدالسلام کی خداداد ذہانت اور حافظہ کا ایک واقعہ سناتے ہوئے کہا کہ ایک شام وہ سیر کرتے ہوئے انارکلی کی طرف نکل گئے۔ بازار میں داخل ہونے سے پہلے انہوں نے سلام سے کہا کہ وہ بازار میں تمام دوکانوں کے سائن بورڈ پڑھتے جائیں اور بازار کے دوسرے سرے پر وہ انہیں (ڈاکٹر وحید کو) اسی ترتیب سے دوکانوں کے نام بتائیں۔ ڈاکٹر وحید قریشی نے بتایا کہ سلام نے پچانوے فی صد نام صحیح ترتیب سے بتا دیئے۔ (ڈاکٹر وحید قریشی خود وہ تمام نام ایک کاغذ پر لکھتے گئے تھے) ڈاکٹر وحید قریشی نے بتایا کہ "سلام جب گورنمنٹ کالج جھنگ کے میگزین "چناب" کا ایڈیٹر تھا (42-1940) تو اس نے کالج میگزین میں مرزا اسد اللہ غالب پر ایک ریسرچ آرٹیکل "اسد سے غالب تک" لکھا تھا جو بعد میں مشہور رسالہ ہمایوں میں بھی شائع ہوا۔ سلام کا یہ آرٹیکل کافی مدت تک بطور حوالہ کے پیش کیا جاتا تھا۔

مہمان خصوصی پروفیسر ایم- رشید نے اپنے خطاب میں کہا کہ ڈاکٹر عبدالسلام نہ صرف پاکستان میں بلکہ پوری تیسری دنیا میں سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے میدان میں سربلندی اور فضیلت کا منفرد مقام رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر سلام کی 70ویں سالگرہ کے موقع پر جو سب سے بڑا خراج تحسین انہیں پیش کیا جا سکتا ہے وہ یہ ہے کہ سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے بارے میں ان کے خیالات اور فرمودات کو عملی جامہ پہنایا جائے۔

پروفیسر اکرام الحق جنرل سیکرٹری پاکستان فورم نے اپنے خطاب میں ڈاکٹر عبدالسلام کی تعلیم اور ان کے کارہائے نمایاں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ یہ بڑے افسوس کا مقام ہے کہ قوم نے انہیں وہ عزت کا مقام نہیں دیا جس کے وہ حقیقی طور پر مستحق تھے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ڈاکٹر رادھا کرشن جو آکسفورڈ یونیورسٹی میں پہلا ایشیائی پروفیسر تھا اپنے ملک کا صدر بن سکتا تھا تو کوئی وجہ نہیں تھی کہ ڈاکٹر عبدالسلام کو پاکستان کا صدر نہ بنایا جاتا۔ اپنے خطاب کے بعد پروفیسر اکرام الحق نے مندرجہ ذیل تجاویز پیش کیں جو متفقہ طور پر منظور کر لی گئیں۔

1- کراچی میں عبدالسلام انٹرنیشنل سنٹر برائے تھیوریٹکل فزکس کا قیام عمل میں لایا جائے۔

2- گورنمنٹ کالج لاہور- پنجاب یونیورسٹی- انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں سے کسی ایک کا نام ڈاکٹر عبدالسلام کے نام پر رکھا جائے۔

3- ملک کے بڑے بڑے شہروں میں بڑی شاہراؤں کے نام ڈاکٹر عبدالسلام کے نام پر رکھے جائیں۔

4- ڈاکٹر عبدالسلام کی 70 سالگرہ کے موقع پر 1996ء میں ڈاک کا ٹکٹ جاری کیا جائے۔

5- مختلف تعلیمی اداروں میں ڈاکٹر عبدالسلام کے نام سے پروفیسر کا عہدہ قائم کیا جائے۔

6- قومی سطح پر ایک مجلس قائم کی جائے جو سائنس اور ٹیکنالوجی کے بارے میں ڈاکٹر عبدالسلام کے خیالات کو عملی جامہ پہنائے۔

بعد ازاں چوہدری عبدالحمید نے اپنے بڑے بھائی ڈاکٹر عبدالسلام کی 70 ویں سالگرہ کا کیک کاٹا۔

اس سے قبل پنجاب یونیورسٹی کے فزکس اور ریاضی کے شعبوں نے پنجاب یونیورسٹی میں ڈاکٹر عبدالسلام کی 70ویں سالگرہ کی تقریب منائی۔

گجرات میں بھی سالگرہ کے حوالے سے تھنکرز فورم کے زیر اہتمام تقریب ہوئی۔ معروف سکالر اکبر حی ایم- اے نے صدارت کی۔ اجلاس میں اس بات پر اظہار افسوس کیا گیا کہ پاکستان میں معروف سائنس دان کی خدمات سے فائدہ نہیں اٹھایا گیا۔ اسلام تو لااکراہ فی الدین اور لکم دینکم ولی دین کے فلسفے میں مذہبی رواداری کا سبق دیتا ہے جمہوریت میں عقائد کی بناء پر شہریوں کے ساتھ امتیازی سلوک کی گنجائش نہیں' پھر بھی وہ اپنے وطن میں اجنبی رہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ انڈیا میں اظہر الدین تو کرکٹ کے میدان میں 90 کروڑ بھارتیوں کا ہیرو ہے۔ مگر تیسری دنیا کے قابل فخر نوبل انعام یافتہ سائنس دان اور پاکستان کا قابل فخر فرزند ہمارا ہیرو نہیں ہے۔ اجلاس کے آخر میں ڈاکٹر صاحب کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا کی گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

# میرا کالم

کوئی اچھی بات بتائی بھی جاسکتی ہے اور چھپائی بھی جاسکتی ہے اور جیساکہ ہم خوب سمجھ سکتے ہیں ان دونوں باتوں کا نتیجہ مختلف ہوتا ہے اچھی بات بتانے سے اچھے جذبات پیدا کئے جاسکتے ہیں اور جس نے وہ بات کہی ہے یا جس کی طرف وہ بات منسوب ہوتی ہے اس کے ساتھ تعلق خاطر میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ اور بات کو دبا لینے سے غلط فہمیاں بھی پیدا ہو سکتی ہیں اور جھوٹ بھی اپنے شاخسانے گھڑنے لگتا ہے۔ اس کی نہ صرف افراد کو ضرورت ہے۔ نہ صرف معاشرے کو ضرورت ہے بلکہ حکومت کو بھی اس بات کی ضرورت ہے کہ اس کی اچھی باتیں بتائی جائیں نہ کہ چھپائی جائیں اور وسیع پیمانے پر ایسا کرنے کے لئے صحافت کی ضرورت پیش آتی ہے۔

صحافت اخبارات کے ذریعے ہو یا ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعے لیکن بہرحال حکومت کی اچھی باتوں کا بتانا حکومت کے استحکام کا باعث ہوتا ہے اور اچھی باتوں کا چھپانا اور لوگوں کو ان کا پتہ ہی نہ چلنے دینا حکومت کو ڈانواں ڈول بھی کر سکتا ہے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ حکومت کو صحافت کی ضرورت ہوتی ہے صحافت ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے کسی ایک بات کو بلا تاخیر ہزاروں بلکہ لاکھوں افراد تک پہنچایا جاسکتا ہے۔ ان کے دل بدلے جاسکتے ہیں۔ ان کے تعلقات کا معیار تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ ہمیں یاد ہے کہ جب جمال عبدالناصر مصر کے صدر بنے تو انہوں نے اپنے ملک کے صحافیوں کو مختلف جہات میں روانہ کر دیا۔ ان میں سے ایک صحافی جن کا نام شہاب تھا لندن بھیجے گئے اور وہ لندن جاتے ہوئے مغربی افریقہ کے بعض ملکوں میں بھی تعلقات پیدا کرتے گئے چنانچہ وہ نائیجیریا بھی آئے۔ مجھ سے ان کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے اس بات کی خواہش کا اظہار کیا کہ اگر یہاں ایک پریس کانفرنس منعقد کروادی جائے تو میں مصر میں جو تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں ان کی وضاحت کرنی چاہوں گا۔ چنانچہ خاکسار نے چیف انفارمیشن آفیسر کی صدارت میں ایک پریس کانفرنس کروادی۔ اور انہوں نے بتایا کہ مصر میں جو تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں ان کے اغراض و مقاصد کیا ہیں۔ چنانچہ کچھ دیر نائیجیریا میں قیام کرنے کے بعد وہ لندن روانہ ہو گئے اور وہاں جاکر انہوں نے کرنل ناصر کی حکومت کے متعلق وضاحتیں پیش کیں۔ اسی طرح ان کے دوسرے ساتھی دیگر ممالک میں بھی مصر میں پیدا ہونے والی تبدیلیوں کی وضاحتیں کرتے رہے۔ چنانچہ ان وضاحتوں کا بہت فائدہ ہوا۔ اگر جمال عبدالناصر صحافیوں کے ساتھ بہتر تعلقات نہ رکھتے۔ تو یقیناً یہ وضاحتیں ممکن نہ ہوتیں۔ اور انہیں وہ فائدہ نہ پہنچتا جو ان وضاحتوں کے نتیجہ میں پہنچا۔

اسی طرح ایک دفعہ نائیجیریا سے غانا جاتے ہوئے ہوائی جہاز میں ایک ترکی صحافی سے ملاقات ہوگئی۔ وہ ترکی میں ایک بہت بڑے اخبار "ملت" کی ادارت کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ کسی خاص کام سے مغربی افریقہ آئے تھے۔ چنانچہ ہوائی جہاز میں جب ایک دوسرے سے تعارف ہوا تو انہوں نے ترکی کے متعلق بہت سی باتیں بتائیں۔ وہ ساری باتیں ایسی تھیں جن سے انسان اچھا تاثر لیتا ہے۔ انہوں نے اپنے اخبار کے متعلق بھی بتایا کہ وہ ایک وسیع الاثر اخبار ہے بہت زیادہ تعداد میں چھپتا ہے اور حکومت کا حامی اخبار ہے۔ چنانچہ حکومت نے ہی ان کو بیرونی ممالک میں ترکی کے بعض امور کے متعلق وضاحت کرنے کی غرض سے بھیجا تھا۔ ہو سکتا ہے ان کا کوئی نجی کام بھی ہو۔ کیوں کہ ایک بہت بڑے اخبار کے مدیر کا بذات خود باہر جانا کوئی آسان بات تو نہیں۔ لیکن بہرحال حکومت کو ان پر اعتماد تھا۔ اس لئے حکومت نے کسی اور نمائندے کو بھیجنے کی بجائے ملت کے مدیر کو بیرونی ممالک میں ترکی سے متعلق امور کی وضاحت کے لئے بھیجا۔

ان دونوں صحافیوں سے مل کر ہمیں اس بات کا احساس ہوا کہ اگرچہ حکومت اپنی طاقت کے بل پر چلتی ہے لیکن اس کا استحکام صحافیوں کے ذریعے زیادہ آسان ہو جاتا ہے۔ اگر صحافیوں سے روابط رکھے جائیں۔ ان سے اچھے تعلقات ہوں تو یقیناً وہ حکومت کی ہر اچھی بات کو ایک وسیع حلقہ تک آسانی سے پہنچا کر لوگوں کو ان کے حلیف بنا دیتے ہیں۔ ہم نے اپنے ہی ملک میں دیکھا ہے کہ جب بھی کوئی سربراہ حکومت صحافیوں سے تعلقات خراب کرلیتا ہے تو جو خبریں حکومت کے متعلق چھپتی بھی ہیں درست ہوں یا غلط وہ نہایت برا تاثر پیدا کرتی ہیں اور لوگوں کو حکومت سے دور سے دور تر لے جاتی ہیں۔ اگرچہ یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ صحافیوں سے بلاوجہ حکومت کی تعریف کروائی جائے لیکن یہ کہے بغیر بھی نہیں رہا جا سکتا کہ حکومت کو صحافیوں سے اچھے تعلقات پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اور ہر ایسے کام کی جسے وہ اچھا سمجھتی ہے تشہیر کرانی لازمی ہے۔ اگر لوگوں کو پتہ ہی نہ چلے کہ حکومت کیا کر رہی ہے تو وہ حکومت کی طرف مائل کس طرح ہوں گے۔ اسے ایک اچھی حکومت کس طرح سمجھیں گے۔ پس جہاں صحافیوں کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ عوام الناس کو مطلع رکھ سکیں۔ وہاں حکومت کے لئے بھی یہ بات لازمی ہے کہ وہ اپنی کارکردگی سے ملک کو صحافیوں کے ذریعے آگاہ رکھے۔

یاد ماضی

## ہماری تاریخ

the TRUTH
THE FIRST NEWSPAPER IN NIGERIA

حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی 9- جون 1959ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی رحلت کے ایک سال بعد 1909ء میں احمدیہ جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ جب کہ آپ کے والد محترم حکیم مولوی عمرالدین صاحب اور آپ کے بیٹے بدرالدین احمد نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زندگی ہی میں احمدیت قبول کرلی تھی۔ آپ نے گورنمنٹ سروس سے ریٹائر ہونے کے بعد اپنی خدمات جماعت کو پیش کردیں۔ حکومت ہند نے آپ کی خدمات کے اعتراف میں آپ کو "خاں صاحب" کا خطاب دیا تھا۔ آپ کئی شہروں میں احمدیہ جماعت کے امیر بھی مقرر ہوئے۔ 1928ء سے 1932ء تک آپ انگلستان میں بطور مربی انچارج خدمات دینیہ ادا کرتے رہے۔ جب آپ انگلستان سے واپس مرکز احمدیت قادیان میں تشریف لائے تو آپ کو امور عامہ اور امور خارجہ کا انچارج مقرر کیا گیا۔ 1934ء سے 1946ء تک آپ جماعت کی مالیات کے انچارج رہے۔ 1946ء میں آپ پر فالج کا حملہ ہوا اور آپ دفاتر میں کام نہ کرسکے لیکن 1950ء میں جبکہ ابھی تک ان کے دائیں ہاتھ پر فالج کا حملہ تھا اور اسی طرح دائیں ٹانگ پر بھی آپ کو جماعت کی مالیات کا شعبہ ربوہ میں دیا گیا۔ 1955ء تک آپ یہ خدمت سرانجام دیتے رہے۔ اس کے بعد آپ بستر سے نہ اٹھ سکے۔ چنانچہ دفاتر کے امور میں شرکت ناممکن ہو گئی۔ آپ کے بڑے صاحبزادے ڈاکٹر بدرالدین احمد- ایم- بی- بی- ایس یورنیو میں اور آپ کے پوتے مولوی نصیرالدین احمد نائیجیریا میں خدمات دینیہ سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کے دیگر چار فرزندوں میں سے ایک مولوی محبوب عالم خالد کالج میں ہیں اور شیخ مبارک احمد نظارت تعلیم میں۔

(اخبار ٹروتھ 26- جون 1959ء)

محترم شیخ عبدالقادر صاحب (سابق سوداگرمل) اپنی تصنیف حیات نور میں حضرت امام جماعت الاول کی بیماری کے ذکر میں لکھتے ہیں۔

جناب ایڈیٹر صاحب (الحکم) حضرت امام جماعت کی عالی خیالی کے عنوان کے ماتحت لکھتے ہیں:-

حضرت کی اس علالت کے ایام میں اگر حضرت امام جماعت الاول کی ضروریات اور اخراجات کا معالجہ انجمن دیتی تو ایسا خرچ برمحل اور جائز ہوتا۔ اور قوم اپنی سعادت سمجھتی کہ ان کا روپیہ بہترین مقام پر خرچ ہوا ہے۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ ایک کثیر تعداد ایسے آدمیوں کی ہے جن کی زندگی کے بدلے اگر حضرت کی حیات دراز ہو سکے تو وہ دینے کو تیار ہیں۔ بعض کو تو میں نے ایسا ذکر کرتے یہاں بھی سنا۔ اور اگر ہزاروں نہیں لاکھوں روپیہ کے صرف سے بھی اس بزرگ کی صحت و تندرستی بحال رہے تو اس کے خرچ کر دینے کو قوم موجود اور پھر بھی حضرت امام جماعت پر کسی کا احسان نہ ہو۔ اور قوم اپنا فرض ادا کرے۔ مگر میں آپ کو حضرت امام جماعت الاول کی عالی ہمتی اور بلند نظری کی ایک بات سناتا ہوں۔ یہ واقعات آپ کی پاک سیرت کا جزو ہیں۔ اور مجھے موقعہ ملا ہے کہ جستہ جستہ واقعات بیان کردوں...... پہلے ہی سے آپ کا ہمیشہ سے یہ عمل ہے کہ آپ کھانا تک جو گھر میں پکایا گیا ہو مانگ کر نہیں لیتے۔ اور یہ کوئی نیا معمول نہیں۔ بلکہ اپنی والدہ ماجدہ کی زندگی میں جبکہ آپ بچے تھے۔ یہی طرز عمل تھا۔ اس خصوص میں آپ کے بہت سے واقعات ہیں۔ جو حیات نور (حضرت شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم نے حضرت کے سوانح حیات نور کے نام سے تحریر کئے ہیں) کا جزو ہوں گے۔ ان ایام میں میں نے دیکھا ہے کہ جب آپ کے سامنے کھانا پیش کیا جاتا۔ تب آپ جو کچھ کھلانے والے کھلاتے کھا لیتے۔ مانگا کبھی نہیں۔ مگر جو بات اس ضمن کے نیچے میں بیان کرنا چاہتا ہوں وہ نہایت ہی عجیب ہے۔ ایک دن صبح کے وقت شیخ تیمور کو پاس بلایا اور نہایت آہستگی سے ایک بات کہی۔ میرا کان بھی اسی طرف تھا کیا فرماتے ہیں۔ فرمایا:-

"تم فہرست حساب کی بناؤ۔ کسی تفصیل کی ضرورت نہیں۔ صرف ٹوٹل ہو۔ جس قدر میری ادویات پر خرچ ہوا ہے۔ جس قدر پٹیوں پر کپڑے کے لئے خرچ ہوا ہے۔ اس کل رقم کا میزان حاصل کرو۔ اور پھر میری بیوی کو کہو۔ کہ جو روپیہ کپڑے میں باندھ کر دیا گیا ہے۔ اس میں سے وہ تمام حساب ادا کردو"

فرمایا "میرا مولیٰ مجھے دیتا ہے کسی انسان کا احسان مند نہیں ہو سکتا۔ اس نے میری ضروریات کی کفالت کا آپ مجھ سے وعدہ کیا ہے۔"

جناب ایڈیٹر صاحب الحکم لکھتے ہیں۔

"یہ بات کسی معمولی آدمی کے منہ سے نہیں نکل سکتی۔ بیماری پر خرچ ہوا۔ اور ایسے شخص کی علالت پر خرچ ہوا جس کی وجہ سے قوم روپیہ دیتی ہے۔ اور اس کی ضروریات ذاتی کا انصرام اس روپیہ سے اگر ہو تو عین رضائے الٰہی کا موجب ہے۔ مگر نہیں۔ اپنے اخراجات وہ انجمن سے لینا نہیں چاہتا۔

اس ضمن میں شیخ تیمور صاحب نے پوچھا کہ نواب صاحب کے ہاں سے کچھ چوزے آئے تھے۔ کیا ان کی قیمت بھی دے دوں۔ فرمایا۔ نواب صاحب کی بات خاص ہے۔ اسے رہنے دو"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز- ربوہ

**مسل نمبر30476** میں محمد اختر ولد محمد اصغر صاحب قوم جٹ مان پیشہ وقف زندگی عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی حال متعلم وقف جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-12-31 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/8 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 830 روپے ماہوار بصورت وظیفہ از دفتر وقف جدید مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/8 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد اختر ساکن سرور شہید حال دفتر وقف جدید ربوہ گواہ شد نمبر1 عبدالسمیع وصیت نمبر24394 گواہ شد نمبر2 بشیر احمد قمر وصیت نمبر15196۔

**مسل نمبر 30477** میں طاہر احمد ولد عبدالحی صاحب قوم مجوکہ پیشہ وقف زندگی عمر21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عمر آباد مجوکہ ضلع خوشاب حال دفتر وقف جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-1-7 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ 830 روپے ماہوار بصورت وظیفہ از دفتر وقف جدید مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد طاہر احمد متعلم دفتر وقف جدید ربوہ گواہ شد نمبر1 عمران احمد حفیظ وصیت نمبر28701 گواہ شد نمبر2 منظور احمد سعید کارکن دفتر وقف جدید ربوہ۔

**مسل نمبر30478** میں شیخ محبوب عالم خالد ولد شیخ مبارک احمد قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 95-12-18 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شیخ محبوب عالم خالد کوارٹر نمبرA-6 تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر1 رانا محمود احمد شاہد وصیت نمبر21477 گواہ شد نمبر2 مبشر احمد خالد مربی سلسلہ وصیت نمبر25098۔

**مسل نمبر30479** میں شفیق احمد ولد ناصر محمود قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبرE.B/491 ضلع وہاڑی حال مظفر گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 95-12-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ تین ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شفیق احمد بیت الحمد مظفر گڑھ پوسٹ بکس نمبر87 گواہ شد نمبر1 محمود مجیب اصغر امیر ضلع مظفر گڑھ گواہ شد نمبر2 طارق محمود ظفر مربی سلسلہ وصیت نمبر29211۔

**مسل نمبر30480** میں مرزا محمد اصغر بیگ ولد مرزا محمد یعقوب بیگ قوم مغل پیشہ دوکان داری عمر50 سال بیعت 1952ء ساکن علی پور ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 94-8-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ گھڑی مالیتی چھ صد روپے اس وقت مجھے مبلغ دو ہزار روپے ماہوار بصورت دوکانداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مرزا محمد اصغر بیگ ساکن نور منزل علی پور ضلع مظفر گڑھ گواہ شد نمبر1 محمد غضنفر چٹھہ وصیت نمبر22832 گواہ شد نمبر2 عبدالرشید ارشد خسر موصی۔

**مسل نمبر30481** میں چوہدری منصور احمد ولد چوہدری احمد علی صاحب قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن منصور نگر ضلع میرپور خاص بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 95-11-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان برقبہ ساڑھے چار مرلہ اندازاً واقع محلہ امیر آباد کنری ضلع عمرکوٹ سندھ مالیتی ایک لاکھ روپے (2) مکان برقبہ دس مرلہ واقع منصور نگر ضلع میرپور خاص مالیتی ایک لاکھ 75 ہزار روپے (3) زرعی زمین برقبہ 32- ایکڑ منصور نگر ضلع میرپور خاص مالیتی نو لاکھ 60 ہزار روپے اور بھینسیں تین عدد مالیتی 60 ہزار روپے کل جائیداد مالیتی بارہ لاکھ پچانوے (95) ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ دو لاکھ چالیس ہزار روپے مبلغ 2'40'000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری منصور احمد ساکن منصور نگر P.O نفیس نگر براستہ نوکوٹ ضلع میرپور خاص گواہ شد نمبر1 بشیر احمد نیر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ گواہ شد نمبر2 وسیم احمد پسر موصی۔

**مسل نمبر30482** میں شاہدہ بشریٰ زوجہ مبارک احمد طاہر قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حسن ٹاؤن ملتان روڈ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 95-10-6 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ پندرہ ہزار روپے اور زیور طلائی وزنی دس تولہ مالیتی چالیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شاہدہ بشریٰ مکان نمبرA/28 گلی نمبر1 حسن ٹاؤن ملتان روڈ لاہور گواہ شد نمبر1 رانا مبارک احمد وصیت نمبر19472 گواہ شد نمبر2 مبارک احمد طاہر مکان نمبرA/28 گلی نمبر1 حسن ٹاؤن لاہور۔

**مسل نمبر30483** میں منیر احمد سنوری ولد نور احمد سنوری قوم سنوری پیشہ ملازمت عمر47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 95-12-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان نمبر220 کریم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور مالیتی گیارہ لاکھ روپے (2) پلاٹ دس مرلہ واقع نئی آبادی مالیتی بیس ہزار روپے (3) پلاٹ دس مرلہ واقع نئی آبادی مالیتی بیس ہزار روپے اور سوزوکی کار مالیتی ساٹھ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 00-13500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد منیر احمد سنوری 220 کریم بلاک اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر1 رانا مبارک احمد وصیت نمبر19473 گواہ شد نمبر2 عبدالعزیز منگلا 1122 راوی بلاک اقبال ٹاؤن لاہور۔

**مسل نمبر30484** میں رضوانہ زوجہ عبدالمنان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 95-12-20 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیورات طلائی وزنی 12 تولہ مالیتی چون ہزار روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند دس ہزار روپے (3) سلائی مشین مالیتی تین ہزار روپے کل جائیداد مالیتی 67 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رضوانہ 415 راوی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر1 رانا مبارک احمد وصیت نمبر19473 گواہ شد نمبر2 عبدالمنان 415 راوی بلاک اقبال ٹاؤن لاہور۔

**مسل نمبر30485** میں صادقہ بی بی زوجہ میاں مبارک احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گورنمنٹ کالونی اوکاڑہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 95-11-27 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر پانچ ہزار روپے بذمہ خاوند محترم اور زیورات طلائی نو تولہ مالیتی اکتالیس ہزار سات سو پچاس روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ صادقہ بی بی X/41 گورنمنٹ کالونی اوکاڑہ گواہ شد نمبر1 غلام قادر گورنمنٹ کالونی اوکاڑہ گواہ شد نمبر2 ایم۔ اے خالد بیت الذکر کالج روڈ اوکاڑہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسل نمبر 30486 میں ندرت محمود بنت سرور محمود قوم سندھو چوہدری پیشہ خانہ داری عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گولیکی ضلع گجرات حال چک لالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 95-8-18 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) پلاٹ برقبہ 80X50 واقع احمد باغ مالیتی پینتالیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ندرت محمود ساکن گولیکی P.O خاص ضلع گجرات حال 10 جی غازی کالونی چک لالہ راولپنڈی گواہ شد نمبر1 منور احمد اختر سیکرٹری تحریک جدید چک لالہ سکیم راولپنڈی گواہ شد نمبر2 ناصر احمد گوندل سرسید چوک راولپنڈی۔

مسل نمبر 30487 میں محمود احمد مہار ولد محمد اسماعیل قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر 61 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چندر کے منگولے حال مدھریانوالہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 95-7-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) دو ایکڑ زرعی زمین واقع چندر کے منگولے ضلع نارووال جس کی موجودہ قیمت ایک لاکھ بیس ہزار روپے (2) دو ایکڑ زرعی زمین واقع مدھریانوالہ ضلع گوجرانوالہ مالیتی ایک لاکھ روپے (3) مکان برقبہ 4 مرلہ واقع مدھریانوالہ ضلع گوجرانوالہ مالیتی اسی ہزار روپے (4) مال مویشی مالیتی تیس ہزار روپے (5) نقد رقم تیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ دس ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمود احمد مہار ساکن مدھریانوالہ P.O خاص براستہ ستراہ سندھواں ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 ناصر الدین مدھریانوالہ ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر2 مختار احمد ساکن میانوالی بنگلہ ضلع سیالکوٹ۔

## اعلان

○ "وکالت دیوان تحریک جدید کی طرف سے انسپکٹران کے لئے درخواستیں طلب کی تھیں۔ ایسے احباب جنہوں نے درخواستیں بھجوائی ہیں۔ وہ تحریری امتحان کے لئے مورخہ 96-3-18 بروز سوموار صبح 10 بجے دفتر میں پہنچ جائیں۔ اصل سندات ہمراہ لائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

# اطلاعات و اعلانات

## درخواست دعا

○ مکرمہ روبینہ یاسمین صاحبہ دوالمیال کچھ دنوں سے بیمار ہیں۔ اسی طرح عزیز نبیل احمد ابن مکرم ملک شاہد حمید صاحب دوالمیال بھی بیمار رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں شفا عطا فرمائے۔

## نکاح

○ مکرم چوہدری منصور احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب چوہدری پروفیسر قائداعظم میڈیکل کالج بہاولپور کا نکاح ہمراہ عزیزہ عنبرین ملک بنت بریگیڈیئر (ر) ملک عبدالرحمان صاحب ڈیفنس سوسائٹی لاہور، مکرم محمد اقبال عابد صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 12- جنوری 96ء دارالذکر لاہور میں بعوض مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر طرح سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

○ مکرم نسیم احمد طارق صاحب ابن مکرم خورشید احمد قمر صاحب کینیڈا کا عقد ثانی ہمراہ شازیہ پرویز صاحبہ بنت مکرم پرویز اختر صاحب مورخہ 95-10-9 چک 37 سانگلہ ہل تحصیل و ضلع شیخوپورہ میں مکرم سلطان احمد امیر صاحب نے 5 ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر پڑھا۔

○ مکرم چوہدری نعیم احمد ندیم صاحب ابن مکرم چوہدری خورشید احمد قمر صاحب کینیڈا کا نکاح ہمراہ فرح داؤد صاحبہ بنت مکرم داؤد احمد صاحب مورخہ 95-10-9 چک 37 سانگلہ ہل تحصیل و ضلع شیخوپورہ میں مکرم سلطان احمد امیر صاحب نے 5 ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر پڑھا۔ احباب جماعت سے یہ رشتے دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

## سانحہ ارتحال

○ مکرم سید عزیز الرحمان صاحب ولد سید فضل الرحمان صاحب فیضی آف منصوری ساکن G-8 اسلام آباد مختصر علالت کے بعد 96-2-23 PIMPS ہسپتال میں وفات پا گئے۔ آپ محترم حکیم محمد حسین صاحب (موجد مفرح عنبری لاہور) رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نواسے تھے۔ جنازہ محترم تنویر احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا۔ بعد عصر تدفین احمدیہ قبرستان اسلام آباد میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

## ضرورت لیڈی ٹیچر

○ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کے جونیئر سیکشن میں ایک انگلش ٹیچر کی اسامی خالی ہے۔ ایم اے انگلش یا بی اے میں انگلش لٹریچر رکھا ہو تو بہتر ہے۔

درخواستیں 96-3-20 تک بنام چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن معرفت نظارت تعلیم بھجوائیں۔

(چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن ربوہ)

## داخلہ ایم۔ایس۔سی

## پیٹرولیم ٹیکنالوجی

○ یونیورسٹی آف کراچی نے 2 سالہ کل وقتی پیٹرولیم ٹیکنالوجی میں M.S.c پروگرام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ تعلیمی قابلیت میں طالب علم کا B.S.c ہونا لازمی ہے اور انٹرمیڈیٹ میں پری انجینیئرنگ مضامین پڑھے ہونے چاہئیں۔ داخلہ سے قبل ایک ٹیسٹ بھی دینا ہوگا جو میتھ۔ فزکس۔ کیمسٹری۔ انگریزی اور جنرل نالج پر مشتمل ہوگا۔ جو طلبہ B.S.c کے امتحان کے بعد نتائج کا انتظار کر رہے ہیں وہ بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ درخواست فارم 14- سے 25- مارچ 96ء تک UBL برانچ کراچی یونیورسٹی سے دستیاب ہوں گے۔ مزید معلومات کے لئے نظارت تعلیم سے رجوع کریں۔

## اعلان داخلہ دو سالہ فل ٹائم

## فاؤنڈیشن کورس (C A)

○ انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکائونٹنٹس آف پاکستان (ICAP) نے دو سالہ کل وقتی فاؤنڈیشن کورس میں داخلہ کے لئے Aptitude ٹیسٹ کا اعلان کیا ہے۔ یہ ٹیسٹ مورخہ 3- مئی 96ء کو کراچی۔ حیدر آباد۔ لاہور۔ سیالکوٹ۔ اسلام آباد۔ پشاور۔ فیصل آباد۔ ملتان اور کوئٹہ میں ہوگا۔ وہ طلباء طالبات جنہوں نے انٹرمیڈیٹ کم از کم 45 فی صد نمبروں سے پاس کیا ہو اور ان کی عمر 25 سال سے زائد نہ ہو درخواست دے سکتے ہیں۔ ٹیسٹ کا دورانیہ 3 گھنٹے اور 200 نمبروں پر مشتمل ہوگا۔ ٹیسٹ انگریزی۔ Arithmetic اور جنرل نالج پر مشتمل ہوگا۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ جمعرات 4- اپریل 96 ہے۔

(نظارت تعلیم)

## کھیل اور کھلاڑی

### کالی آندھی چل پڑی

ویسٹ انڈیز نے جب کینیا سے شکست کھائی تھی تو ان کے ممالک میں اپنی ٹیم کے خلاف شدید رد عمل ہوا۔ اور تمام ریاستوں اور ان کے کرکٹ بورڈز کا مشترکہ اجلاس طلب کر لیا گیا۔ ٹیم کے کھلاڑیوں اور کپتان کو عبرت ناک سزا دینے کا مطالبہ کیا گیا۔

شاید اسی رد عمل کا نتیجہ تھا کہ ویسٹ انڈیز کی ٹیم کی سوئی ہوئی صلاحیتیں جاگ گئیں اور اپنے آخری پول میں اس نے غیر متوقع طور پر ٹورنامنٹ کی سب سے زیادہ مضبوط قرار دی جانے والی آسٹریلیا کی ٹیم کو ہرا کر کوارٹر فائنل میں اپنی شرکت محفوظ رکھی۔

اب جب جنوبی افریقہ اور ویسٹ انڈیز کا مقابلہ ہونے والا تھا تو کرکٹ کے ماہرین ویسٹ انڈیز پر نظریں جمائے ہوئے تھے اور یہی ہوا۔ نہ صرف یہ کہ لارا نے قیمتی 111 رنز بنا کر ورلڈ کپ میں اپنی موجودگی کا اعلان کر دیا بلکہ ویسٹ انڈیز کے باؤلروں نے جنوبی افریقہ کی مضبوط ٹیم کی ایک نہ چلنے دی۔ اور کپتان ہنسی کرونئے کے وہ خواب بکھر گئے جو اب تک پول بی میں مضبوط ترین ٹیم بن کر انہوں نے اپنی آنکھوں میں سجا رکھے تھے۔

کوارٹر فائنل کے مرحلے میں اب پول "بی" کی تمام ٹیمیں ورلڈ کپ سے باہر ہو چکی ہیں۔ کوارٹر فائنل ہارنے والی تمام ٹیمیں یعنی پاکستان، جنوبی افریقہ، نیوزی لینڈ اور انگلینڈ۔ یہ بھی سبھی پول "بی" سے تعلق رکھتی تھیں۔

اب سیمی فائنل میں دلچسپ ترین مقابلے دیکھنے کو ملیں گے۔ پہلا سیمی فائنل آج کلکتہ میں بھارت اور سری لنکا کے درمیان ہوگا۔ اور دوسرا سیمی فائنل کل (14- فروری) کو چنڈی گڑھ میں آسٹریلیا اور ویسٹ انڈیز کے درمیان ہوگا۔ چونکہ یہ چاروں ٹیمیں پول اے سے تعلق رکھتی ہیں اس لئے ان کے پہلے بھی آپس میں میچ ہو چکے ہیں۔ بھارت سری لنکا سے ہار چکا ہے اور آسٹریلیا ویسٹ انڈیز سے شکست کھا چکا ہے۔

ورلڈ کپ کے آغاز میں جن ٹیموں کے بارے میں اندازے لگائے جا رہے تھے ان میں پاکستان اور جنوبی افریقہ ان اندازوں سے باہر ہو چکے ہیں جبکہ سری لنکا اور ویسٹ انڈیز ان کی جگہ داخل ہو چکے ہیں۔

اگر ہمیں اپنا اندازہ پیش کرنے کی اجازت دی جائے تو نظر یہی آ رہا ہے کہ فائنل میچ سری لنکا اور ویسٹ انڈیز کے درمیان ہوگا۔ تاہم آج اور کل کے اہم ترین میچوں میں کرکٹ کی اس چھٹی عالمی جنگ کے دو چوٹی کے حریفوں کا تعین ہو جائے گا۔ یہ دونوں میچ ڈے اینڈ نائٹ ہوں گے۔

خلافت لائبریری ربوہ



Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبریں

**ربوہ : 12- مارچ-1996ء**
درجہ حرارت کم از کم 19 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 29 درجے سنٹی گریڈ

○ پنجاب اسمبلی میں گرما گرمی اور ہنگامہ کے بعد اپوزیشن نے اجلاس کا بائیکاٹ کر دیا۔ امن و امان پر بحث کے لئے وقت نہ بڑھانے پر بائیکاٹ کا اعلان بادشاہ آفریدی نے کورم کی نشاندہی کرتے ہوئے کیا۔ جس پر سپیکر محمد حنیف رامے نے کہا کہ ایوان کے در و دیوار آگاہ ہیں کہ یہاں کون کیا کر رہا ہے۔ اپوزیشن نے اصرار کیا کہ وزیر اعلیٰ اپوزیشن ارکان کے حلقوں میں ترقیاتی سکیموں کے متعلق واضح پالیسی بیان دیں۔ اس پر سپیکر اور بعض ارکان کے درمیان تلخ کلامی ہو گئی جس پر سپیکر نے اجلاس ملتوی کر دیا۔ اپوزیشن نے الزام لگایا کہ ان کے فنڈز وزیر اعظم کو منتقل کر دیئے گئے ہیں۔ ارکان نے ایک دوسرے کے خلاف غیر پارلیمانی زبان استعمال کی۔ کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ ہنگامے کے دوران وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف خان نکئی نے جواب دینا چاہا تو سپیکر نے کہا ’’بیٹھ جائیں! آپ میری اجازت کے بغیر نہیں بول سکتے۔‘‘

○ پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن رکن بادشاہ آفریدی نے سپیکر سے سخت جملوں کا تبادلہ کیا تو وزیر اعلیٰ خود اٹھ کر مسٹر آفریدی کے پاس گئے۔ اس پر مسٹر آفریدی نے کہا کہ آپ بے اختیار ہیں۔ اصل اختیارات تو گورنر اور سینئر وزیر کے پاس ہیں۔ اپوزیشن رکن ایس اے حمید نے وزیر اعلیٰ کو مخاطب ہو کر کہا ’’چچا شیر بن!‘‘ وزیر اعلیٰ نے آفریدی کو تلخ کلامی سے روکنے کے لئے ان کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ مگر ناکام رہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ میں ایک شہری نے کرکٹ ٹیم کے کپتان وسیم اکرم کے خلاف سنگین نوعیت کے الزامات عائد کرتے ہوئے ان کے خلاف مجرمانہ غفلت اور دھوکہ دہی کے تحت مقدمہ چلانے کی استدعا کی ہے۔ فاضل جج مسٹر جسٹس منیر اے شیخ نے درخواست گزار کو ہدایت کی کہ وہ آئین کے آرٹیکل 199 کے تحت اپنی درخواست دیں۔ فاضل جج نے سماعت کے دوران ریمارکس دیتے ہوئے کہا کہ پاکستانی کرکٹر بھارتی لڑکیوں کے ساتھ رقص کر سکتے ہیں۔ میچ نہیں کھیل سکتے۔ کوئی تو انہیں پوچھنے والا ہونا چاہئے۔ جب میچ ہوتا ہے تو ان کی کمر میں ’’ترٹر‘‘ پڑ جاتی ہے۔ ٹیم نے پوری قوم کو مایوس کیا۔ درخواست دہندہ نے کہا کہ وسیم اکرم غریب آدمی تھے اب وہ امیر ترین شخص بن چکے ہیں۔ ان کی آمدنی کے اور بھی ذرائع ہیں۔

○ سینیٹر طارق چوہدری نے پنجاب اسمبلی میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ شیخ رشید اور شہباز شریف کی رہائی کا معاہدہ امریکی نائب وزیر خارجہ مسز رابن رافیل نے کرایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکی مداخلت اتنی بڑھ گئی ہے کہ ان کے سفیر نے کہا ہے کہ ہماری دوستی نہیں چاہئے تو اپنا بندوبست کر لیں۔ امریکہ زبردستی پاکستان کو اپنے زیر اثر رکھنا چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ کی پاکستان کے معاملات میں مداخلت کی حد تک دونوں بڑی پارٹیوں کے لیڈر ایک ہی ہیں۔

○ پاکستان میں امریکی سفیر تھامس سائمنز نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت دونوں کو ہتھیاروں کی دوڑ مہنگی پڑے گی۔ دونوں ملک کسی بھی وقت ایٹمی ہتھیار تیار کر سکتے ہیں یہ بات ہمارے لئے باعث تشویش ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو سزا دینے کی ہماری کوئی خواہش نہیں۔ قانون کے مطابق کارروائی کریں گے۔ پاکستان کی طرف سے امریکہ کے ساتھ تعلقات میں سنجیدگی اور سکون کا مظاہرہ قابل تعریف ہے۔ تعلقات میں اضافہ چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کا جوہری پروگرام پر امن ہے تاہم انہوں نے کہا کہ پاکستان کی سلامتی کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔

○ کراچی میں حالات پر امن ہونے پر وفاقی کابینہ میں اطمینان کا اظہار کیا گیا۔ کابینہ میں بتایا گیا کہ اخباری کارکنوں کے ویج بورڈ کا اعلان اگلے ہفتے ہو گا۔ اسلام آباد میں لیبر کورٹ قائم کی جائے گی۔ ایک سال تک خاوند کی اطلاع نہ ملنے پر بیوی کو پنشن کی ادائیگی شروع کر دی جائے گی۔ وفاقی کابینہ نے اسلام آباد میں بلند عمارتیں تعمیر کرنے پر پابندی لگا دی ہے۔ وفاقی وزراء اور ارکان پارلیمنٹ آئندہ مہنگی ادویات پارلیمنٹ ہاؤس کی ڈسپنسری سے نہیں لے سکیں گے۔ بے قاعدگیوں کی تحقیقات کی جائے گی۔

○ ایم کیو ایم الطاف گروپ کا بدنام ترین اور پولیس کو سب سے زیادہ مطلوب دہشت گرد نعیم شری رینجرز کے ساتھ مقابلے میں اپنے ساتھی بشیر نائیک سمیت ہلاک ہو گیا۔ رینجرز کا کپتان دو انسپکٹر اور ایک جوان بھی زخمی ہوئے۔ نعیم شری پانچ سو سے زائد افراد کے قتل، لوٹ مار، ڈکیتی اور دہشت گردی کی سینکڑوں وارداتوں میں ملوث تھا۔ حکومت نے اس کی گرفتاری پر 50 لاکھ روپے انعام رکھا تھا۔ وہ گلشن اقبال کے ایک مکان میں روپوش تھا۔ مخبری ہونے پر رینجرز نے مکان کو گھیرے میں لے لیا نعیم شری اتنا دبلا پتلا تھا کہ ہڈیوں کا ڈھانچہ لگتا تھا مقابلہ کے وقت وہ سلیپنگ سوٹ میں تھا۔ اس کی گرفتاری کے لئے اس سے قبل متعدد بار چھاپے مارے جا چکے تھے مگر ناکامی ہوئی۔ نعیم شری ایم کیو ایم کے دہشت گردوں فاروق دادا، ریحان کانا اور ارشد کے ٹو کے گروپ کا ساتھی تھا۔ یہ سب لوگ زبردست تربیت یافتہ تھے۔ مقابلے میں زخمی ہونے والے رینجرز کے کیپٹن بلوچ کا تین گھنٹے تک ہسپتال میں آپریشن کیا گیا۔ نعیم شری کے دائیں ہاتھ پر نعیم لاہوتی شری کھدا ہوا تھا۔ وائس آف امریکہ کا کہنا ہے کہ وہ اپنی تنظیم کے کنٹرول میں نہیں رہا تھا اور اپنے طور پر بھی وارداتیں کیا کرتا تھا۔ جائے وقوعہ سے بھاری مقدار میں اسلحہ بھی برآمد کر لیا گیا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ بے نظیر کو سیاست نہیں آتی۔ انتخاب کی اصلاحات ڈھونگ ہیں۔ نگران حکومت کے تحت انتخابات میں شکست سے حکومت کو کوئی طاقت نہیں بچا سکتی۔ جب تک سیاسی جماعتیں اتفاق رائے سے اصلاحات کے پیکیج پر باقاعدہ دستخط نہیں کرتیں انہیں قبول نہیں کیا جائے گا۔ شیخ رشید کی رہائی کسی کی مہربانی نہیں۔ وزیر اعظم اپنی مہربانی اپنے پاس رکھیں۔ مسلم لیگ خود جائزہ لے گی کہ جھوٹا مقدمہ بنانے والوں کے خلاف کیا کارروائی کی جائے۔

○ وفاقی کابینہ میں چند روز تک توسیع کی جائے گی۔ بیوروکریسی میں بھی وسیع پیمانے پر ردوبدل ہو گا اور یہ عمل 45 روز کے اندر مکمل کر لیا جائے گا۔ فیصلہ کی وجہ خفیہ ایجنسیوں کی طرف سے بعض بیوروکریٹس کے متعلق منفی رپورٹ ہے۔ گزشتہ سال حکومت کے بعض ’’راز‘‘ اپوزیشن کے ہاتھ لگنے کے بعد وزیر اعظم نے خفیہ اداروں کو اہم بیوروکریٹس کی سیاسی وابستگیوں کے بارے میں رپورٹ کرنے کے لئے کہا تھا۔ کابینہ کے لئے جن سینیٹروں اور اراکین قومی اسمبلی کے نام لئے جا رہے ہیں وہ یہ ہیں۔ اقبال حیدر، شفقت محمود، نوریز شکور، ریاض الدین پیرزادہ، ارباب جہانگیر، الطاف بھائیو اور منظور وسان۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ کرکٹ قسمت کا کھیل ہے۔ قوم کی خواہش تھی کہ پاکستان دوبارہ کامیابی حاصل کرتا مگر کیا ہو سکتا ہے یہ روایت درست ثابت ہوئی کہ میزبان ملک کبھی ورلڈ کپ نہیں جیت سکتا۔ انہوں نے کہا کہ بدقسمتی سے ٹاس بھی ہم نے ہارا اور کپتان بھی ہمارا ان فٹ ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کو اب یہ تسلیم کر لینا چاہئے کہ پاکستان میں بھرپور سپورٹس مین سپرٹ موجود ہے۔

○ ورلڈ کپ کمیٹی کے چیئرمین رکن قومی اسمبلی مسٹر آصف علی زرداری نے پاکستان کی ٹیم کی طرف سے میچ فروخت کرنے کے الزامات کی سختی سے تردید کی اور کہا کہ کرکٹ کے بارے میں ہمیشہ یہ کہا جاتا ہے کہ کرکٹ ہوتا ہی بائی چانس ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب میں ورلڈ کپ کمیٹی کا چیئرمین نہیں رہا۔

○ سینٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد نے کہا ہے کہ رولنگ پر عمل نہ کرنے والے جمہوری اداروں کو کمزور کر رہے ہیں۔ احکامات پر عمل درآمد نہ کرنے کا واقعہ کسی اور ملک میں ہوتو وہاں حکومتیں ہل جاتیں جمہوریت احتساب کے بغیر نامکمل ہے۔

○ پولیس پارٹی پر کریکر پھینکنے اور پولیس وین کو آگ لگانے کے جرم میں مسلم لیگ (ن) کی مرکزی کمیٹی کی رکن ممتاز رفیع اور مسلم لیگ لاہور کے جنرل سیکرٹری پرویز رشید سمیت 15 مسلم لیگیوں پر فرد جرم عائد کر دی گئی ہے۔

○ ڈالر کے مقابلے میں اسی ماہ روپے کی قیمت میں مزید کمی کا امکان ہے۔ حکومت پر اس سلسلے میں عالمی مالیاتی اداروں کی جانب سے شدید دباؤ ہے۔

○ نئی انتخابی فہرستوں کے بارے میں دعوؤں اور اعتراضات کی سماعت کے لئے سول جج صاحبان کا تقرر کر دیا گیا ہے۔ لاہور میں 15، راولپنڈی میں نو، اسلام آباد میں 5 اور فیصل آباد میں 13 جج صاحبان کی تقرری کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ عدالتیں اعتراضات کی سماعت یکم اپریل سے 5 مئی تک کریں گی۔

○ قومی کرکٹ ٹیم کے خلاف ناراضگی کے اظہار کے لئے کرکٹ کے ہیروز کے پتلے لاہور میں مختلف چوکوں پر لٹکا دیئے گئے ہیں کھلاڑیوں کے گھروں کے باہر پولیس کا پہرہ لگا دیا گیا۔


قسم سے جدید اور روایتی زیورات کام کے
انوار گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ فون : 487

داخلہ جاری ہے
تفصیلات کے لئے روزنامہ الفضل مورخہ
20-3-96 ملاحظہ فرماویں
الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ
قائم شدہ 1978ء
حکومت پنجاب کے فنی تعلیمی بورڈ سے منظور شدہ
Affiliated with Punjab Board
of Technical Education - Lahore.

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ۔ کامیاب علاج
زدجام عشق | نواب شاہی
شباب آور موتی | حب نشاط
○ فہرست ادویہ وجنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔
○ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534